بدمذہبوں سے رشتے
فقیہِ ملت مفتی جلال الدین احمد امجدی
کتب خانہ امجدیہ دہلی

الله

قرآن کریم اور احادیث مبارکہ کی روشنی میں

بد مذہبوں سے رشتے

تصنیف

فقیہ ملت مفتی جلال الدین احمد امجدی قدس سرہٗ

بانی مرکز تربیت افتاء دار العلوم امجدیہ ارشد العلوم

اوجھاگنج، بستی (یو۔پی)

کتب خانہ امجدیہ

۴۲۵، اردو مارکیٹ، مٹیا محل، جامع مسجد، دہلی ۶ فون: ۳۲۴۳۱۸۷

نام کتاب: بد مذہبوں سے رشتے
نام مصنف: فقیہ ملت مفتی جلال الدین احمد امجدی قدس سرہٗ
ناشرین: مولانا ابرار احمد، مولانا ازہار احمد، امجدی منزل
اوجھاگنج، ضلع بستی (یو۔ پی)

ملنے کے پتے

- نازبکڈپو محمد علی روڈ، بھنڈی بازار، بمبئی
- مکتبہ اہل سنت وجماعت عقب مسجد چوک، حیدرآباد (اے۔ پی)
- فقیہ ملت دارالاشاعت ۲۷۶، کوٹر گیٹ، بھیونڈی ضلع تھانہ (مہاراشٹر)
- نیو سلور بک ایجنسی ۱۴، محمد علی بلڈنگ، بھنڈی بازار، بمبئی ۳
- قادری بکڈپو، نو محلہ مسجد، بریلی، (یو۔ پی)
- کتب خانہ قادریہ اٹوا بازار، ضلع سدھارتھ نگر (یو۔ پی)

فہرست مضامین

انتساب

ان تمام مسلمانوں کے نام جو اللہ و رسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور صحابۂ کرام و بزرگان دین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے سچی محبّت رکھتے ہیں اور ان کے دشمنوں بدمذہبوں اور مرتدوں کے یہاں شادی بیاہ کرنے سے پرہیز کرتے ہیں۔

جلال الدین احمد امجدی

نگاہِ اولیں

آج کل بہت سے گمراہ و بدمذہب اہلسنت وجماعت سے میل جول کرکے ان کے یہاں شادی بیاہ کرنے کی زیادہ سے زیادہ کوشش کرتے ہیں تاکہ ان کو آسانی کے ساتھ اپنا ہم عقیدہ بنا سکیں۔ اور عوام اہلسنت اپنی بیوقوفی سے ان کے یہاں رشتہ کرلیتے ہیں۔ اور اس طرح تھوڑے ہی دنوں میں وہ گمراہ و بدمذہب ہوکر اللہ ورسول اور صحابہ و بزرگان دین کی بارگاہ کے گستاخ و بے ادب ہوجاتے ہیں۔

لھذا گمراہوں، بدمذہبوں اور مرتدوں کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے اور ان کے یہاں شادی بیاہ کرنے کے بارے میں قرآن وحدیث کا حکم اہلسنت وجماعت کو بتانے کی غرض سے یہ رسالہ لکھ دیا تاکہ وہ ان سے دور رہیں اور ان کے یہاں رشتہ کرکے اپنے ایمان کو خطرہ میں نہ ڈالیں۔

دُعا ہے کہ خدائے عزوجل اہلسنت وجماعت کے لئے اس رسالہ کو مشعل راہ بنائے اور ان کو انبیائے کرام، صحابۂ عظام اور بزرگان دین کے دشمنوں سے ہر طرح دور رہنے کی توفیق رفیق بخشے۔ آمین

جلال الدین احمد امجدی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لَکَ الْحَمْدُ یَا اَللّٰہُ

وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ

انسان کی دو قسمیں ہیں۔ مسلمان اور کافر۔ پھر کافر کی بھی دو قسمیں ہیں۔ کافر اصلی اور کافر مرتد ــــ کافر اصلی وہ کافر ہے جو شروع ہی سے کلمۂ اسلام کو نہ مانتا ہو۔ جیسے دہریہ، مجوسی، مشرک اور یہود و نصاریٰ وغیرہ۔

اور کافر مرتد کی بھی دو قسمیں ہیں۔ مرتد مُجاہر اور مرتد منافق ــــ مرتد مجاہر وہ کافر ہے کہ جو پہلے مسلمان تھا پھر کھلم کھلا اسلام سے پھر گیا اور کلمۂ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کا انکار کر کے دہریہ، مشرک، مجوسی یا کتابی وغیرہ کچھ بھی ہو گیا۔

اور مرتد منافق وہ کافر ہے جو کلمۂ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اب بھی پڑھتا ہے، اپنے آپ کو مسلمان ہی کہتا ہے مگر خداوند قدوس، حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا کسی نبی کی توہین کرتا ہے یا دیگر ضروریات دین میں سے کسی بات کا انکار کرتا ہے ــــ کافروں میں سب سے برا یہی مرتد منافق ہے کہ مسلمان بن کر کفر سکھاتا ہے اور اللہ و رسول جل جلالہٗ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گالیاں دیتا ہے۔ العیاذ باللہ تعالیٰ

اور مسلمان کی بھی دو قسمیں۔ صحیح مسلمان اور گمراہ ــــ صحیح مسلمان وہ ہے جو ضروریات دین کو تسلیم کرنے کے ساتھ تمام ضروریات اہلسنت کو بھی مانتا ہو۔ اور گمراہ مسلمان وہ بدمذہب ہے جو ضروریات اہلسنت میں سے کسی

بات کا انکار کرتا ہو مگر اس کی بدمذہبی حد کفر کو نہ پہنچی ہو۔

بدمذہب اور احادیث کریمہ

وہ مسلمان جو بدمذہب ہیں ان کے بارے میں رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حکم جاننے کے لئے مندرجہ ذیل حدیثیں پڑھیں۔

(۱) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

إِذَا رَأَيْتُمْ صَاحِبَ بِدْعَةٍ فَاكْفَهِرُّوا فِي وَجْهِهِ فَإِنَّ اللهَ يُبْغِضُ كُلَّ مُبْتَدِعٍ۔

جب تم کسی بدمذہب کو دیکھو تو اس کے سامنے ترشروئی سے پیش آؤ۔ اس لئے کہ خدائے تعالیٰ ہر بدمذہب کو دشمن رکھتا ہے (ابن عساکر)

(۲) حضرت حُذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

لَا يَقْبَلُ اللهُ لِصَاحِبِ بِدْعَةٍ صَوْمًا وَّلَا صَلَاةً وَّلَا صَدَقَةً وَّلَا حَجًّا وَّلَا عُمْرَةً وَّلَا جِهَادًا وَّلَا صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا۔ يَخْرُجُ مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا تَخْرُجُ الشَّعْرَةُ مِنَ الْعَجِيْنِ۔

خدائے تعالیٰ کسی بدمذہب کا نہ روزہ قبول کرتا ہے نہ نماز، نہ زکاۃ، نہ حج، نہ عمرہ، نہ جہاد اور نہ کوئی نفل نہ فرض۔

بدمذہب دین اسلام سے ایسا نکل جاتا ہے جیسا کہ گوندھے ہوئے آٹے سے بال نکل جاتا ہے۔ (ابن ماجہ)

(۳) حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سرکار اقدس

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا

اَھْلُ الْبِدَعِ کِلَابُ اَھْلِ النَّارِ۔	بدمذہب دوزخ والوں کے کتے ہیں۔ (دار قطنی)

(۴) حضرت ابراہیم بن میسرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم نے فرمایا

مَنْ وَقَّرَ صَاحِبَ بِدْعَۃٍ فَقَدْ اَعَانَ عَلٰی ھَدْمِ الْاِسْلَامِ۔	جس نے کسی بدمذہب کی عزت کی تو اس نے اسلام کے ڈھانے پر مدد کی (مشکوٰۃ شریف)

بدمذہب کی تعظیم سے اسلام کے ڈھانے پر مدد کیسے ہوجائے گی ؟ اس سوال کا جواب دیتے ہوئے محقق علی الاطلاق حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی بخاری علیہ الرحمۃ والرضوان تحریر فرماتے ہیں۔

در توقیر وے استخفاف واستہانت سنت ست وایں می کشد بویراں کردن بنائے اسلام۔	بدمذہب کی عزت کرنے میں سنت کی حقارت اور ذلت ہے۔ اور سنت کی حقارت اسلام کی بنیاد ڈھانے تک پہنچادیتی ہے۔ (اشعۃ اللمعات جلد ۱ ص ۱۴۷)

(۵) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا

اِنْ مَرِضُوْا فَلَا تَعُوْدُوْھُمْ وَاِنْ مَاتُوْا فَلَا تَشْھَدُوْھُمْ وَاِنْ لَقِیْتُمُوْھُمْ فَلَا تُسَلِّمُوْا عَلَیْھِمْ	بدمذہب اگر بیمار پڑیں تو ان کی عیادت نہ کرو۔ اگر مرجائیں تو ان کے جنازہ میں شریک نہ ہو۔ ان سے ملاقات ہو تو

وَلَا تُجَالِسُوْهُمْ وَلَا تُشَارِبُوْهُمْ وَلَا تُوَاكِلُوْهُمْ وَلَا تُنَاكِحُوْهُمْ وَلَا تُصَلُّوْا عَلَيْهِمْ وَلَا تُصَلُّوْا مَعَهُمْ۔

(مسلم شریف)

انھیں سلام نہ کرو۔ ان کے پاس نہ بیٹھو ان کے ساتھ پانی نہ پیو۔ ان کے ساتھ کھانا نہ کھاؤ۔ ان کے ساتھ شادی بیاہ نہ کرو۔ ان کے جنازہ کی نماز نہ پڑھو اور ان کے ساتھ نماز نہ پڑھو۔

نوٹ:۔ اس حدیث شریف کو ابوداؤد نے حضرت ابن عمر سے اور ابن ماجہ نے حضرت جابر سے اور عقیل وابن حبان نے حضرت انس سے روایت کیا۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم

خلاصۂ احادیث

ان تمام حدیثوں کا خلاصہ یہ ہوا کہ سارے مسلمانوں میں بدمذہب سب سے زیادہ برے ہیں ان سے خوش اخلاقی کے ساتھ پیش آنا جائز نہیں کہ خدائے تعالیٰ ان کو دشمن رکھتا ہے اور ان کی کوئی عبادت نہیں قبول فرماتا ہے چاہے فرض ہو یا نفل۔ وہ جہنمیوں کے کتے ہیں۔ ان کی عزت کرنا مذہب اسلام کے ڈھانے پر مدد کرنا ہے۔

ان کا ہر طرح سے اسلامی بائیکاٹ کیا جائے گا یعنی ان سے کسی قسم کا مذہبی تعلق رکھنا جائز نہیں۔ ان سے سلام کرنا اور ان کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا اور کھانا پینا جائز نہیں اور ان کے یہاں شادی بیاہ کرنا جائز نہیں۔

سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ تمام حکم ان لوگوں کے بارے میں ہے کہ جو بدمذہب تو ہیں مگر ان کی بدمذہبی حد کفر کو نہیں

پہنچی ہے ـــــ رہے وہ لوگ جو کہ مرتد ہیں تو ان کے بارے میں شریعت اسلامیہ کا حکم بہت سخت ہے۔

مرتد کا حکم

وہ مرتد کہ جو کھلم کھلا اسلام سے پھر گیا اور کلمۂ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کا انکار کر دیا اس کے بارے میں حکم یہ ہے کہ حاکم اسلام اسے تین دن قید میں رکھے پھر اگر وہ توبہ کر کے مسلمان ہو جائے فبہا ورنہ اسے قتل کر دے (درمختار مع شامی جلد ۳ صـ۲۸۶)

اور وہ لوگ جو کہ اپنے آپ کو مسلمان ہی کہتے ہیں اور ہماری طرح نماز و روزہ بھی کرتے ہیں مگر اللہ کے محبوب پیارے مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی یا کسی دوسرے نبی کی توہین کر کے مرتد ہو گئے تو وہ چاہے سنی بریلوی کہے جاتے ہوں یا وہابی دیوبندی بادشاہ اسلام ان کی توبہ نہیں قبول کرے گا یعنی انھیں قتل کر دے گا۔ فقیہ اعظم ہند مرشدی حضرت صدر الشریعہ علیہ الرحمۃ والرضوان تحریر فرماتے ہیں

> مرتد اگر ارتداد سے توبہ کرے تو اس کی توبہ مقبول ہے مگر بعض مرتدین مثلاً کسی نبی کی شان میں گستاخی کرنے والا کہ اس کی توبہ مقبول نہیں۔ توبہ قبول کرنے سے مراد یہ ہے کہ توبہ کرنے کے بعد بادشاہ اسلام اسے قتل نہ کرے گا (بہار شریعت ج ۹ صـ۱۲۷)

لیکن نبی کے گستاخ کو قتل کرنا چونکہ بادشاہ اسلام کا کام ہے اور یہ

ہمارے یہاں ممکن نہیں۔ تو اب موجودہ صورت میں مسلمانوں پر یہ لازم ہے کہ ایسے لوگوں کا مذہبی بائیکاٹ کریں، ان کا ذبیحہ نہ کھائیں، ان کے یہاں شادی بیاہ نہ کریں، ان کی نماز جنازہ نہ پڑھیں اور نہ مسلمانوں کے قبرستان میں انھیں دفن ہونے دیں۔

خُلق عظیم

اللہ و رسول جل جلالہٗ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دشمنوں بدمذہبوں اور مرتدوں کا مذہبی بائیکاٹ کرنا، ان سے دور رہنا، ان کے یہاں شادی بیاہ نہ کرنا اور ان کے ساتھ سختی سے پیش آنا بداخلاقی نہیں ہے بلکہ خلق عظیم سے ہے کہ خداوند قدوس اور اس کے پیارے مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم کو یہی حکم فرمایا ہے اور ہمارے بزرگوں نے ہم کو یہی سبق دیا ہے کہ بدمذہبوں اور مرتدوں سے دور رہو۔ ان کے یہاں رشتہ ناتا کرنا تو بڑی بات ہے ان کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا بھی گوارہ نہ کرو۔

ارشاد خداوندی ہے

وَاِمَّا یُنْسِیَنَّکَ الشَّیْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّکْرٰی مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ۔

اور اگر شیطان تم کو بھلا دے تو یاد آنے کے بعد ظالم قوم کے پاس نہ بیٹھو (پ۷ ع ۱۴)

اور خدائے تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے

وَلَا تَرْکَنُوْٓا اِلَی الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا

اور ظالموں کی طرف مائل نہ ہو کہ تمھیں

فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ۔ | (جہنم کی) آگ چھوئے گی (پ ۱۲ ع ۱۰)

اور بدمذہبوں کے بارے میں نبی کریم صاحب خلق عظیم علیہ التحیۃ والتسلیم کی پانچ حدیثیں آپ پہلے پڑھ چکے ہیں۔ اس مقام پر مسلم شریف کی ایک حدیث اور پڑھیں۔ سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا

اِیَّاکُمْ وَاِیَّاھُمْ لَایُضِلُّوْنَکُمْ وَلَا یُفْتِنُوْنَکُمْ

ان سے دور رہو اور انھیں اپنے سے دور رکھو۔ کہیں وہ تمھیں گمراہ نہ کر دیں۔ کہیں وہ تمھیں فتنہ میں نہ ڈال دیں۔

اور امام ربانی مجدد الف ثانی حضرت شیخ احمد سرہندی علیہ الرحمۃ والرضوان تحریر فرماتے ہیں

حق سبحانہ و تعالیٰ حبیب خود را علیہ الصلاۃ والتحیۃ می فرماید وَاغْلُظْ عَلَیْھِمْ پس پیغمبر خود را کہ موصوف بخلق عظیم ست در غلظت بر ایشاں امر فرمود۔ معلوم شد کہ غلظت بایشاں داخل خلق عظیم ست۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب لبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ سے ارشاد فرمایا کہ کفر والوں پر سختی کرو۔ تو رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جو کہ خلق عظیم سے موصوف ہیں ان کو سختی کرنے کے حکم فرمانے سے معلوم ہوا کہ کفر والوں کے ساتھ شدت سے پیش آنا خلق عظیم میں داخل ہے۔

در رنگ سگاں ایشاں را دور باید داشت ــــ دوستی و الفت با دشمنان خدا منجر بدشمنی

خدا کے دشمنوں کو کتّے کی طرح دور رکھا جائے۔ ان کے ساتھ دوستی و محبت اللہ و رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دشمنی

خدائے عزوجل ودشمنی پیغمبر او علیہ الصلاۃ والسلام می شود۔ شخصے گمان می کند کہ او از اہل اسلام است و تصدیق وایمان باللہ ورسولہ دارد۔ اما نمی داند کہ ایں قسم اعمال شنیعہ دولت اسلام او را پاک وصاف می برد نعوذ باللہ (مکتوب ۱۶۳)

تک پہنچا دیتی ہے (کلمہ ونماز کے سبب) آدمی گمان کرتا ہے کہ وہ مسلمان ہے اللہ ورسول پر ایمان رکھتا ہے (اس لئے ان سے دوستی اور رشتہ کرتا ہے) لیکن وہ یہ نہیں جانتا کہ اسطرح کی بیہودہ حرکتیں اس کے اسلام کو برباد کردیتی ہیں۔

اور اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان ارشاد فرماتے ہیں۔

امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مسجد اقدس نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں نماز مغرب کے بعد کسی مسافر کو بھوکا پایا۔ اپنے ساتھ کاشانۂ اقدسِ خلافت میں لے آئے۔ اس کے لئے کھانا منگایا۔ جب وہ کھانا کھانے بیٹھا کوئی بات بدمذہبی کی اس سے ظاہر ہوئی۔ فوراً حکم ہوا کھانا اٹھا لیا جائے اور اسے باہر نکال دیا جائے۔ سامنے سے کھانا اٹھوا لیا اور اسے نکلوا دیا۔ (الملفوظ ج ۱ ص ۹۴)

بدمذہبوں اور مرتدوں سے دور رہنے اور ان کو اپنے سے دور رکھنے کا حکم اس لئے ہے کہ ان سے میل جول رکھنے اور ان کے پاس اٹھنے بیٹھنے پر کفر کا قوی اندیشہ ہے۔ فتاویٰ رضویہ جلد دہم نصف آخر ص ۳۱۱ میں ہے۔

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ شرح الصدور میں فرماتے ہیں

کہ ایک شخص رافضیوں کے پاس بیٹھا کرتا تھا اس کے مرتے وقت لوگوں نے اسے کلمۂ طیبہ کی تلقین کی۔ اس نے کہا نہیں کہا جاتا۔ پوچھا کیوں؟ کہا یہ دو شخص کھڑے ہیں۔ یہ کہتے ہیں تو ان کے پاس بیٹھا کرتا تھا جو ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کو برا کہتے تھے اب چاہتا ہے کلمہ پڑھکر اٹھے نہ پڑھنے دیں گے۔ جب صدیق اکبر و فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے برا کہنے والوں کے پاس بیٹھنے والوں کی یہ حالت ہے تو جو لوگ اللہ جل وعلا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو برا کہتے ہیں، ان کی تنقیص شان کرتے ہیں اور انھیں طرح طرح کے عیب لگاتے ہیں۔ ان کے پاس بیٹھنے والوں کو کلمہ نصیب ہونا اور بھی دشوار ہے۔

اور جب ایسے لوگوں کے پاس بیٹھنے والوں کو کلمہ نصیب ہونا دشوار ہے تو جو لوگ کہ ان کے یہاں رشتہ داری کر کے دوستی و محبت کا قلعہ قائم کرتے ہیں ان کو کلمہ نصیب ہونا اور زیادہ دشوار ہے۔ خدائے عزوجل! ایسے لوگوں کو ایمان کی محبت عطا فرمائے۔ آمین

غلط فہمی

بہت سے لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ جو شخص مسلمان کے گھر پیدا ہوا اور اس کا نام مسلمانوں کی طرح ہے تو وہ چاہے جیسا عقیدہ رکھے اور اللہ و رسول کی شان میں جو چاہے بکے سچا پکا مسلمان ہی رہے گا بدمذہب و گمراہ اور کافر و مرتد نہیں ہوگا۔ تو یہ بہت بڑی غلط فہمی ہے۔

ابن جریر، طبرانی، ابو الشیخ اور ابن مردویہ رئیس المفسرین حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ کچھ لوگ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کا لفظ بولے۔ حضور نے ان سے مطالبہ فرمایا تو ان لوگوں نے قسم کھائی کہ ہم نے کوئی کلمہ حضور کی شان میں بے ادبی کا نہیں کہا ہے۔ اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی

یَحْلِفُوْنَ بِاللّٰہِ مَا قَالُوْا وَ لَقَدْ قَالُوْا کَلِمَۃَ الْکُفْرِ وَکَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِھِمْ۔	اللہ کی قسم کھاتے ہیں کہ انھوں نے نہیں کہا۔ اور بے شک ضرور انھوں نے کفر کی بات کہی اور اسلام میں آنے کے بعد کافر ہو گئے (پ۱۰ ع ۱۶)

دیکھئے! اللہ تعالیٰ نے کھلم کھلا فرمایا وَکَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِھِمْ۔ یعنی وہ لوگ مسلمان تھے، کلمہ پڑھنے والے تھے اور نماز و روزہ کرنے والے تھے مگر حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کا لفظ بولنے کے سبب کافر ہو گئے مسلمان نہیں رہ گئے۔

اور ابن ابی شیبہ، ابن المنذر، ابن ابی حاتم اور ابو الشیخ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شاگرد خاص حضرت امام مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک شخص کی گم شدہ اونٹنی کے بارے میں فرمایا کہ وہ فلاں جنگل میں ہے۔ اس پر ایک شخص نے کہا ان کو غیب کی کیا خبر؟ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس شخص کو بلا کر دریافت فرمایا تو اس نے کہا ہم تو ایسے

ہی ہنسی مذاق کر رہے تھے۔ اس پر یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی۔

وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ لَيَقُولُنَّ إِنَّمَا كُنَّا نَخُوضُ وَنَلْعَبُ. قُلْ أَبِاللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ وَرَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ. لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ إِيْمَانِكُمْ.

اور اگر تم ان سے پوچھو تو بیشک وہ ضرور کہیں گے کہ ہم تو یوں ہی ہنسی کھیل میں تھے تم فرمادو کیا اللہ، اس کی آیتوں اور اس کے رسول سے ٹھٹھا کرتے تھے؟ بہانے نہ بناؤ۔ اپنے ایمان کے بعد تم کافر ہو گئے۔
(پ ۱۰ ع ۱۴)

اس آیت کریمہ میں بھی واضح طور پر فرمایا گیا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ إِيْمَانِكُمْ یعنی کفر کا کلمہ زبان سے نکالنے کے سبب مومن ہونے کے بعد کافر ہو گئے۔

لہٰذا یہ سمجھنا بہت بڑی جہالت ہے کہ مسلمان اللہ و رسول کی توہین کرے تو بھی وہ مسلمان ہی رہے گا کافر نہیں ہوگا۔

اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وصال فرمانے پر کچھ لوگوں نے کہا ہم کلمہ و نماز پڑھیں گے اور سب کچھ کریں گے مگر زکاۃ نہیں دیں گے یعنی زکاۃ کی فرضیت کا اعتقاد جو ضروریات دین میں سے ہے اس کا انکار کر دیا تو کلمہ و نماز پڑھنا انھیں کچھ کام نہ آیا اور وہ مرتد ہو گئے جیسا کہ محقق علی الاطلاق حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی بخاری علیہ الرحمۃ والرضوان نے تحریر فرمایا۔

اصحاب مسیلمہ و مانعی الزکاۃ براہ ارتداد رفتند۔

مسیلمہ کے ساتھی اور مانعین زکاۃ مرتد ہوئے (اشعۃ اللمعات جلد ۱ ص ۸۳)

اور اللہ کے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عظمت کا اعتقاد اہم

ضروریات دین میں سے ہے۔ لہٰذا جو لوگ حضور کی توہین و بے ادبی کر کے ان کی عظمت کا انکار رہے ہیں وہ بدرجۂ اولیٰ مرتد ہیں۔ کلمہ اور نماز انھیں مرتد ہونے سے نہیں بچا سکے گا۔

اور حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے اور حضور مال غنیمت تقسیم فرما رہے تھے کہ ذوالخویصرہ نام کا ایک شخص جو قبیلہ بنی تمیم کا رہنے والا تھا آیا اور کہا اے اللہ کے رسول! انصاف سے کام لو۔ حضور نے فرمایا تیری جسارت پر افسوس۔ میں ہی انصاف نہیں کروں گا تو اور کون انصاف کرنے والا ہے۔ اگر میں انصاف نہ کرتا تو تو خائب و خاسر ہو چکا ہوتا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ! مجھے اجازت دیجیے کہ میں اس کی گردن مار دوں تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا

دَعْهُ فَإِنَّ لَهُ أَصْحَابًا يَحْقِرُ أَحَدُكُمْ صَلَاتَهُ مَعَ صَلَاتِهِمْ وَصِيَامَهُ مَعَ صِيَامِهِمْ يَقْرَؤُنَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ۔

اسے چھوڑ دو۔ اس کے بہت ساتھی ہیں جن کی نمازوں اور روزوں کو دیکھ کر تم اپنی نمازوں اور روزوں کو حقیر سمجھو گے۔ وہ قرآن پڑھیں گے مگر قرآن ان کے حلق سے نہیں اترے گا (ان ظاہری خوبیوں کے باوجود) وہ دین سے ایسے نکلے ہوں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے۔

(بخاری شریف ج ۱ ص ۵۰۹)

اور حضرت ابو سعید خدری و انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا

سَيَكُونُ فِي أُمَّتِي اِخْتِلَافٌ وَّفِرْقَةٌ قَوْمٌ يُّحْسِنُوْنَ الْقِيْلَ وَيُسِيْئُوْنَ الْفِعْلَ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ مُرُوْقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ۔

عنقریب میری امت میں اختلاف و افتراق واقع ہوگا۔ ایک گروہ نکلے گا جو اچھی باتیں کرے گا لیکن کردار گمراہ کن اور خراب ہوگا۔ وہ قرآن پڑھیں گے مگر قرآن ان کے حلق کے نیچے نہیں اترے گا۔ وہ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے

(مشکوٰۃ شریف ص ۳۰۸)

ان احادیث کریمہ سے بھی معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فرمانے کے مطابق بہت سے لوگ ایسے ہوں گے جن کی نماز اور روزوں کے سامنے مسلمان اپنی نماز اور روزوں کو حقیر سمجھیں گے۔ وہ لوگ قرآن بھی پڑھیں گے مگر اس کے باوجود وہ دین سے نکلے ہوئے ہوں گے۔ جب وہ ضروریات اہلسنت یا ضروریات دین میں سے کسی بات کا انکار کریں گے تو نماز و روزہ اور قرآن کا پڑھنا انھیں بد مذہب اور مرتد ہونے سے نہیں بچا سکے گا۔

مرتدوں سے رشتے

اللہ و رسول جل جلالہٗ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اولیاء کرام و

بزرگان دین کی شان میں گستاخی کرنے والا مرتد اہلسنت وجماعت کے
کے یہاں شادی بیاہ کرنے کی زیادہ کوشش کرتا ہے اس لئے کہ اس
طرح وہ اپنے رشتہ دار کو بیدین بنانے میں آسانی کے ساتھ کامیاب ہوجاتا
ہے۔ اور نام نہاد سنی اللہ ورسول اور بزرگان دین کی محبت کا جھوٹا دعویدار
ان کے دشمنوں کے یہاں رشتہ کرلیتا ہے۔ حالانکہ ان کے ساتھ شادی کرنا
زناکاری کا دروازہ کھولتا ہے اس لئے کہ مرتد کے ساتھ نکاح جائز ہی
نہیں ہوتا جیسا کہ فتاوی عالمگیری جلد اول مطبوعہ مصر ص ۲۶۳ میں ہے

لَا یَجُوْزُ لِلْمُرْتَدِّ اَنْ یَّتَزَوَّجَ مُرْتَدَّۃً وَّلَا مُسْلِمَۃً وَّلَا کَافِرَۃً اَصْلِیَّۃً۔ وَکَذٰلِکَ لَا یَجُوْزُ نِکَاحُ الْمُرْتَدَّۃِ مَعَ اَحَدٍ کَذَا فِی الْمَبْسُوْطِ۔	مرتد کا نکاح مرتدہ، مسلمہ اور کافرہ اصلیہ کسی سے جائز نہیں۔ ایسے ہی مرتدہ کا نکاح کسی سے نہیں ہوسکتا۔ اسی طرح امام محمد علیہ الرحمۃ والرضوان کی کتاب مبسوط میں ہے۔

حیرت ہے کہ سنی اپنے باپ دادا کے دشمنوں سے رشتہ نہیں کرتا مگر
اللہ ورسول اور بزرگان دین کے دشمنوں کے یہاں شادی بیاہ کرنے میں
کوئی رکاوٹ نہیں محسوس کرتا۔ اور جب ان کے یہاں رشتہ کرنے سے
منع کیا جاتا ہے تو کہتا ہے کہ اب وہ زمانہ نہیں رہا کہ ان کے یہاں شادی
کرنے سے روکا جائے۔

ایسے لوگ جب اور ترقی کریں گے تو ہندوؤں کے یہاں رشتہ کرنے
سے بھی ان کو کوئی اعتراض نہ ہوگا جیسا کہ آج کل بعض نام نہاد ترقی یافتہ

مسلمان غیر مسلموں کے یہاں شادی کرنے لگے ہیں۔

اور پھر ایسے لوگ جب اور بھی زیادہ ترقی کر جائیں گے تو اپنی بہن بیٹی کو بھی بیوی بنا کر رکھ لینے میں ان کو کوئی رکاوٹ نہیں ہوگی۔ اور جب منع کیا جائے گا تو یہی کہیں گے کہ اب وہ زمانہ نہیں رہا— جیسا کہ بعض ترقی یافتہ ممالک کے لوگ بہن اور بیٹی کو بیوی بنا کر رکھنے لگے ہیں العیاذ باللہ تعالیٰ

بعض جاہل گنوار کہتے ہیں کہ لڑکی لانے میں کوئی حرج نہیں البتہ ان کو لڑکی دینا غلط ہے۔ حالانکہ لڑکی ہو یا لڑکا کسی کا رشتہ ان سے کرنا جائز نہیں جیسا کہ فتاویٰ عالمگیری کے حوالہ سے ابھی گذرا۔

اور پھر لڑکی دینے میں تو صرف ایک فرد کو مرتد کے حوالہ کرنا ہے۔ اور مرتد کی لڑکی لانے میں اپنے لڑکے اور اس کی اولاد کو ارتداد کے راستے پر کھڑا کرنا ہے اس لئے کہ اکثر یہی ہوتا ہے کہ جس سنی لڑکا کی بیوی مرتد کے یہاں سے لائی گئی کچھ دنوں کے بعد وہ بہکی بہکی باتیں کرنے لگتا ہے اور اس کی اولاد نانی نانا کا اثر قبول کر لیتی ہے، مرتد کا مرداری ذبیحہ کھاتی ہے، انھیں کا طور و طریقہ اختیار کرتی ہے یہاں تک کہ کچھ دنوں بعد وہ وقت آجاتا ہے کہ پورا گھر بددین ہو جاتا ہے۔

خلاصہ یہ کہ مرتد کی لڑکی لانا ان کو لڑکی دینے سے زیادہ خطرناک ہے کہ اس طرح سنیت کو زیادہ نقصان پہنچتا ہے۔

شیطانی فریب

جب کوئی نام نہاد سنی کسی مُرتد کے یہاں رشتہ کرنا چاہتا ہے تو دنیا دار مولوی شیطانی فریب سے کام لیتا ہے یعنی توبہ کرا کے نکاح پڑھا دیتا ہے اور پیسے لے کر اپنا راستہ پکڑتا ہے اور توبہ کرنے والا مرتد بدستور سابق اپنے پرانے طریقے پر رہتا ہے۔

اسی لئے شریعت مطہرہ کا یہ حکم ہے کہ توبہ کے بعد فوراً اس کے ساتھ نکاح نہیں کیا جائے گا بلکہ کچھ دنوں اسے دیکھا جائے گا کہ اپنے توبہ پر وہ قائم ہے یا نہیں۔ جیسے کوئی فاسق معلن توبہ کرے تو فوراً اسے امام نہیں بنا دیا جائے گا۔ فتاویٰ رضویہ جلد سوم ص ۲۱۳ میں ہے کہ فتاویٰ قاضی خاں پھر فتاویٰ عالمگیری میں ہے

اَلْفَاسِقُ اِذَا تَابَ لَا یُقْبَلُ شَهَادَتُهٗ مَالَمْ یَمْضِ عَلَیْهِ زَمَانٌ یَظْهَرُ عَلَیْهِ اَثَرُ التَّوْبَةِ۔	فاسق توبہ کرلے تب بھی اس کی گواہی نہیں قبول کی جائے گی جب تک کہ اتنا وقت نہ گذر جائے کہ اس پر توبہ کا اثر ظاہر ہو۔

اور اعلیٰ حضرت امام اہلسنت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تحریر فرماتے ہیں

رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب صُبیغ سے جس پر بوجہ بحث متشابہات بدمذہبی کا اندیشہ تھا بعد ضرب شدید توبہ لی۔ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرمان بھیجا کہ مسلمان اس کے پاس نہ بیٹھیں، اس کے ساتھ خرید وفروخت نہ کریں، بیمار پڑے تو اس کی عیادت کو نہ جائیں اور مرجائے تو اس کے جنازہ پر حاضر نہ ہوں بہ تعمیل حکم احکم ایک مدت تک یہ حال رہا کہ اگر سو آدمی بیٹھے ہوتے اور وہ آتا سب متفرق (تتر بتر) ہوجاتے۔ جب ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرضی بھیجی کہ اب اس کا حال اچھا ہوگیا اس وقت اجازت فرمائی عہ

(فتاویٰ رضویہ جلد سوم ص ۲۱۳)

دیکھئے! صُبیغ صرف آیات متشابہات یعنی الٓمٓ و حٰمٓ اور وَجْهُ اللهِ وَ يَدُ اللهِ کے مثل میں بحث کیا کرتا تھا وہ مرتد نہیں تھا بلکہ اس پر صرف بدمذہبی کا اندیشہ تھا مگر اس کے باوجود حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے توبہ کے بعد بھی اس کا سخت بائیکاٹ کیا جب تک کہ اطمینان نہیں ہوگیا۔

لہٰذا مرتد اور بدمذہب کو توبہ کرانے کے بعد بدرجۂ اولیٰ کئی برس تک دیکھا جائے گا۔ جب اس کی بات چیت اور طور وطریقہ سے خوب اطمینان ہوجائے کہ وہ اہلسنت وجماعت کا آدمی ہوگیا تب اس کے

عہ اعلیٰ حضرت نے اس واقعہ کے ثبوت میں پانچ حدیثوں کو نقل فرمایا ہے۔

ساتھ نکاح کیا جائے گا ورنہ نہیں — لہٰذا جو شخص مرتد یا مرتدہ کو توبہ کرانے کے بعد فوراً ان کے ساتھ اپنے لڑکا لڑکی کا عقد کرے اور جو مولوی ایسا نکاح پڑھے مسلمانوں کو چاہیئے کہ ان دونوں کا مذہبی بائیکاٹ کریں اور ایسے دنیادار مولوی کے پیچھے نماز نہ پڑھیں۔

بدمذہب اور مرتد کون؟

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا

يَكُوْنُ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ دَجَّالُوْنَ كَذَّابُوْنَ يَاتُوْنَكُمْ مِّنَ الْاَحَادِيْثِ بِمَالَمْ تَسْمَعُوْا اَنْتُمْ وَلَا اٰبَآؤُكُمْ فَاِيَّاكُمْ وَاِيَّاهُمْ لَا يُضِلُّوْنَكُمْ وَلَا يَفْتِنُوْنَكُمْ (مسلم۔ مشکوٰۃ ص۲۸)

آخری زمانہ میں کچھ لوگ فریب دینے والے اور جھوٹ بولنے والے ہوں گے۔ وہ تمہارے سامنے ایسی باتیں لائیں گے جن کو نہ تم نے کبھی سنا ہوگا نہ تمہارے باپ دادا نے۔ تو ایسے لوگوں سے بچو اور انھیں اپنے قریب نہ آنے دو تاکہ وہ تمھیں گمراہ نہ کر دیں اور نہ فتنہ میں ڈالیں۔

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی بخاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس حدیث شریف کی شرح میں تحریر فرماتے ہیں

یعنی جماعہ باشند کہ خود را

یعنی بہت لوگ ہوں گے جو مکاری

بمکر و تلبیس در صورت علما ومشائخ وصلحا از اہل نصیحت وصلاح نمایند تا دروغہائے خود را ترویج دہند ومردم را بمذہب باطلہ وآرائے فاسدہ بخوانند۔

و فریب سے علماء، مشائخ اور صلحا بن کر اپنے کو مسلمانوں کا خیر خواہ اور مصلح ظاہر کریں گے تاکہ اپنی جھوٹی باتیں پھیلائیں اور لوگوں کو اپنے باطل عقیدوں اور فاسد خیالوں کی طرف بلائیں۔
(اشعۃ اللمعات جلد ۱ صـ ۱۳۳)

اس حدیث شریف سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آخری زمانہ میں جن دجالوں اور کذابوں کے پیدا ہونے کی خبر دی تھی۔ موجودہ زمانہ میں ان کے مختلف گروہ پائے جاتے ہیں جو مسلمانوں کے سامنے ایسی باتیں بیان کرتے ہیں کہ ان کے باپ دادا نے کبھی نہیں سُنا ہے۔ یہی لوگ بدمذہب اور مرتد ہیں۔ جن میں سے چند یہ ہیں۔

چکڑالوی

یہ گروہ اپنے آپ کو اہل قرآن کہتا ہے۔ ان کا عقیدہ ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صرف ایلچی ہیں اور بس۔ کھلم کھلا ساری حدیثوں کا انکار کرتا ہے یعنی اللہ کے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی فرمانبرداری کو نہیں تسلیم کرتا —— یہ وہ باتیں ہیں جن کو ہمارے باپ دادا نے کبھی نہیں سنا تھا بلکہ ان کو خدائے تعالیٰ نے یہ حکم دیا ہے۔

يَآ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْآ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ ۔

اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی فرمانبرداری کرو (پ ۵ ع ۵)

قادیانی یہ لوگ مرزا غلام احمد کو مہدی، نبی اور رسول مانتے ہیں۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد دوسرے نبی کا پیدا ہونا جائز ٹھہراتے ہیں ـــ یہ وہ باتیں ہیں جن کو ہمارے آباؤ اجداد نے کبھی نہیں سنا تھا۔ خداوند قدوس نے ان سے یہ فرمایا تھا

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ۔

محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) تم مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں۔ اور لیکن اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں۔ (پ ۲۲ ع ۲)

اور نبی کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم نے انھیں بتایا تھا

اَنَا خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ۔

میں خاتم الانبیاء ہوں۔ میرے بعد کوئی نیا نبی نہیں ہوگا۔ (مشکوٰۃ شریف ص ۴۶۵)

یعنی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر نبیوں کی پیدائش کا سلسلہ ختم ہوگیا۔ آپ نے باب نبوت پر مہر لگادی۔ اب آپ کے بعد کوئی نبی ہرگز نہیں پیدا ہوگا۔

رافضی یہ گروہ اپنے آپ کو شیعہ کہتا ہے یہ لوگ افضل البشر بعد الانبیا حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق اعظم، حضرت عثمان غنی اور بہت سے صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو برا بھلا کہتے ہیں اور ان کو کھلم کھلا گالیاں دیتے ہیں ـــ یہ وہ

باتیں ہیں جن کو ہمارے باپ دادا نے کبھی نہیں سنا تھا۔ ان کو قرآن کریم نے یہ بتایا تھا۔

وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى (پ ۲۷ ع ۱۷)	خدائے تعالیٰ نے سارے صحابہ سے بھلائی کا وعدہ فرمایا ہے یعنی جنت کا۔

اور قرآن کریم نے ان سے یہ ارشاد فرمایا تھا

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ۔ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا۔ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ (پ ۱۱ ع ۱)	اللہ تعالیٰ صحابۂ کرام سے راضی ہے اور وہ اللہ سے راضی ہیں۔ خدائے تعالیٰ نے ان کے لئے ایسے باغات تیار کر رکھے ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہیں۔ وہ لوگ ان میں ہمیشہ رہیں گے یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔

اور سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کو یہ حکم دیا تھا

اَكْرِمُوْا اَصْحَابِيْ فَاِنَّهُمْ خِيَارُكُمْ۔	میرے صحابہ کی عزت کرو اس لئے کہ وہ تم سب سے بہتر ہیں۔ (مشکوٰۃ شریف ص ۵۵۴)

اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے یہ ارشاد فرمایا تھا

اَللّٰهَ اَللّٰهَ فِيْ اَصْحَابِيْ لَا تَتَّخِذُوْهُمْ غَرَضًا بَعْدِيْ۔ (ترمذی۔ مشکوٰۃ ص ۵۵۴)	میرے اصحاب کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔ اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔ میرے بعد انھیں نشانۂ اعتراض نہ بنانا۔

اور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انھیں یہ حکم فرمایا تھا

لَا تَسُبُّوْا اَصْحَابِیْ۔ | میرے صحابہ کو گالی نہ دو۔

(بخاری۔ مسلم۔ مشکوٰۃ صہ ۵۵۳)

رافضی صحابۂ کرام کو گالیاں دینے کے علاوہ اور بھی بہت سے کفری عقیدے رکھتے ہیں یہاں تک کہ ان میں کے بعض فرقے حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کو خدا قرار دیتے ہیں۔ تفصیل کے لئے تحفۂ اثنا عشریہ دیکھیں۔

خارجی اس گروہ کو یزیدی بھی کہا جاتا ہے۔ یہ لوگ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو برا بھلا کہتے ہیں، نواسۂ رسول حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو باغی قرار دیتے ہیں اور ان کی شان میں طرح طرح کی گستاخی اور بے ادبی کرتے ہیں ـــــ اور یزید پلید جس نے کعبۂ معظمہ اور روضۂ منورہ کی سخت بے حرمتی کی، مسجد نبوی میں گھوڑے بندھوائے جن کی لید اور پیشاب منبر اقدس پر پڑے، ہزاروں صحابہ اور تابعین کو بے گناہ شہید کیا۔ مدینہ طیبہ کی پاکدامن پارسا عورتوں کو تین روز اپنے خبیث لشکر پر حلال کیا اور جگر پارۂ رسول فرزند بتول حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تین دن بے آب و دانہ رکھ کر میدان کربلا میں پیاسا ذبح کیا اور پھر بعد شہادت ان کے تن نازنیں پر گھوڑے دوڑائے گئے یہاں تک کہ ان کی ہڈیاں چکنا چور ہو گئیں (دیکھئے فتاویٰ رضویہ جلد ۶ صہ ۱۰۷) مگر جس نے یہ سب کچھ کیا

ایسے یزید خبیث کو یہ خارجی جنّتی قرار دیتے ہیں اور اسے امیر المومنین و رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں (۱)

وہابی دیوبندی

اس گروہ کا عقیدہ یہ ہے کہ جیسا علم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حاصل ہے ایسا علم تو بچوں، پاگلوں اور جانوروں کو بھی ہے۔ جیسا کہ دیوبندیوں کے پیشوا مولوی اشرف علی تھانوی نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے کل علم غیب کا انکار کرتے ہوئے صرف بعض علم غیب کو ثابت کیا پھر بعض علم غیب کے بارے میں یوں لکھا کہ

> اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے ایسا علم تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے (۲)
>
> (حفظ الایمان ص ۸)

اس گروہ کا ایک عقیدہ یہ بھی ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آخر الانبیا نہیں ہیں۔ آپ کے بعد دوسرا نبی ہوسکتا ہے جیسا کہ

---

(۱) یزید پلید کے جنتی ہونے کے بارے میں خارجی یزیدی جو بخاری شریف کی حدیث پیش کرتے ہیں اس کا تحقیقی جواب ہماری کتاب خطبات محرم ص ۳۴۵ پر دیکھیں۔ الامجدی

(۲) نئے ایڈیشن میں یہ عبارت کچھ بدل دی گئی ہے لیکن سارے وہابی دیوبندی اسی پرانی عبارت کو صحیح مانتے ہیں لہٰذا صرف عبارت بدلنے سے ان کا کفر نہیں اٹھ جائے گا

مولوی قاسم نانوتوی بانی دارالعلوم دیوبند نے لکھا ہے کہ

عوام کے خیال میں تو رسول اللہ کا خاتم ہونا بایں معنیٰ ہے کہ آپ کا زمانہ انبیائے سابق کے زمانے کے بعد اور آپ سب میں آخری نبی ہیں مگر اہل فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم یا تاخر زمانہ میں بالذات کچھ فضیلت نہیں۔

(تحذیر الناس ص ۳)

اس عبارت کا خلاصہ یہ ہے کہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ کا یہ مطلب سمجھنا کہ آپ سب میں آخری نبی ہیں یہ ناسمجھ اور گنواروں کا خیال ہے۔
اور آگے پھر یوں لکھا کہ

اگر بالفرض بعد زمانۂ نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔

(تحذیر الناس ص ۲۸)

اس عبارت کا خلاصہ یہ ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد دوسرا نبی پیدا ہو سکتا ہے۔العیاذ باللہ تعالیٰ
اس گروہ کا ایک عقیدہ یہ بھی ہے کہ شیطان و ملک الموت کے علم سے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا علم کم ہے۔ جو شخص شیطان و ملک الموت کے لئے وسیع علم مانے وہ مومن مسلمان ہے لیکن سرور کائنات

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم کو وسیع اور زائد ماننے والا مشرک بے ایمان ہے جیسا کہ اس گروہ کے پیشوا مولوی خلیل احمد انبیٹھی نے لکھا کہ

شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی فخر عالم کے وسعت علم کی کون سی نص قطعی ہے جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے۔
(براہین قاطعہ ص ۵۱)

اوران لوگوں کا ایک عقیدہ یہ بھی ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مر کر مٹی میں مل گئے جیسا کہ تقویۃ الایمان ص ۶۷ پر لکھا ہے۔

مذکورہ بالا عقیدوں کے علاوہ اور بھی اس گروہ کے بہت سے کفری عقیدے ہیں۔ اس لئے مکہ معظمہ، مدینہ طیبہ، ہندوستان، پاکستان، برما اور بنگلہ دیش کے سینکڑوں علمائے کرام و مفتیان عظام نے ان لوگوں کے کافر و مرتد ہونے کا فتویٰ دیا ہے۔ تفصیل کے لئے فتاویٰ حسام الحرمین اور الصوارم الهندیہ کا مطالعہ کریں۔

وہابی غیر مقلد

یہ گروہ اپنے آپ کو اہل حدیث کہلاتا ہے۔ جو وہابیوں دیوبندیوں کی ایک شاخ ہے۔ ان کے تمام کفریات میں شریک ہے اور یہ لوگ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ اور حضرت امام شافعی وغیرہ ائمۂ دین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو برا بھلا کہتے ہیں۔

اور ان لوگوں کا ایک عقیدہ یہ بھی ہے کہ حضرت غوث اعظم شیخ

عبدالقادر جیلانی، حضرت خواجہ معین الدین اجمیری، حضرت قطب الدین بختیار کاکی، حضرت فریدالدین گنج شکر، حضرت محبوب الٰہی نظام الدین اولیا، حضرت مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی کچھوچھوی، حضرت امام ربانی، شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی، حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی بخاری اور حضرت مخدوم مہائمی وغیرہ سارے بزرگان دین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین گمراہ و بدمذہب تھے اس لئے کہ یہ سب کے سب مقلّد تھے اور کسی امام کی تقلید ان کے نزدیک گمراہی و بدمذہبی ہے۔

تبلیغی جماعت

اس گروہ کے بھی سارے عقیدے وہی ہیں جو وہابیوں دیوبندیوں کے ہیں۔ مگر یہ لوگ اہلسنت و جماعت کو اپنا ہم عقیدہ بنانے کے لئے ازراہ فریب صرف کلمہ و نماز کا نام لیتے ہیں۔ اور جب کوئی سنّی دھوکے سے ان کی جماعت میں شامل ہو کر ان کے ظاہری اعمال سے متاثر ہو جاتا ہے تو پھر یہ لوگ آسانی کے ساتھ اسے پکّا وہابی دیوبندی بنا کر اللہ و رسول کی بارگاہ کا گستاخ بنا لیتے ہیں۔

مودودی جماعت

یہ گروہ اپنے آپ کو جماعت اسلامی کہلاتا ہے۔ یہ بھی وہابیوں دیوبندیوں کی ایک شاخ ہے یعنی بنیادی طور پر دونوں ایک ہیں۔ اس کے علاوہ اس جماعت کے بانی ابوالاعلیٰ مودودی نے تمام انبیائے کرام خصوصاً

حضرت نوح علیہ السلام، حضرت یوسف علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام، حضرت داؤد علیہ السلام اور حضرت یونس علیہ السلام یہاں تک کہ سید الانبیا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی و بے ادبی کی ہے۔

اور تمام صحابۂ کرام خاص کر حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق حضرت عثمان غنی اور حضرت خالدبن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر نکتہ چینی کرکے ان کی توہین کی ہے۔ اور رافضیوں کو خوش کرنے کے لئے صحابی رسول کاتب وحی حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذات پر ایسے الزامات لگائے ہیں کہ مسلمان تو مسلمان کافر بھی شرما جائے اور امہات المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ و حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو زبان دراز قرار دیا ہے۔

اور محدثین کرام، مجتہدین اعلام، فقہائے عظام، مجددین ذوی الاحترام اور ائمۂ اسلام خصوصاً امام غزالی، حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی اور حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی پر نکتہ چینی کرکے ان کی بے ادبی کی ہے۔ یہاں تک کہ قرآن کریم کے بارے میں لکھا کہ وہ نجات کے لئے نہیں بلکہ ہدایت کے لئے ہے —— جس کا مطلب یہ ہوا کہ جو شخص نجات چاہے وہ کوئی اور کتاب تلاش کرے۔ العیاذ باللہ تعالیٰ

نوٹ:۔ ابوالاعلیٰ مودودی کی ان ساری گستاخیوں اور بے ادبیوں

کی تفصیل کتابوں کے نام اور ان کی جلد وصفحہ کے حوالوں کے ساتھ جاننے کے لئے کتاب " جماعت اسلامی " تصنیف حضرت علامہ ارشد القادری قبلہ اور کتاب " دو بھائی مودودی اور خمینی " کا مطالعہ کریں۔

اللہ اور ملائکہ کی لعنت

چکڑالویت، قادیانیت، رافضیت، وہابیت دیوبندیت اور غیر مقلدیت وغیرہ اہلسنت وجماعت کے خلاف جتنے فرقے ہیں موجودہ زمانے کے زبردست فتنے ہیں۔ ہر پڑھے لکھے لوگوں پر عموماً اور عالموں وپیروں پر خصوصاً لازم ہے کہ وہ عوام اہلسنت کو ان فتنوں سے آگاہ کریں۔ اور سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشادات کے مطابق ان کے یہاں اٹھنے بیٹھنے سے روکیں اور ان کے یہاں شادی بیاہ کرنے سے سختی کے ساتھ منع کریں۔ اگر وہ ایسا نہیں کریں گے اور کسی مصلحت سے خاموش رہیں گے تو اللہ تعالیٰ، اس کے ملائکہ اور سب لوگوں کی لعنت کے مستحق ہوں گے اور ان کا کوئی فرض ونفل قبول نہ ہوگا جیسا کہ حدیث شریف میں رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا

إِذَا ظَهَرَتِ الْفِتَنُ اَوْقَالَ الْبِدَعُ وَلَمْ يُظْهِرِ الْعَالِمُ عِلْمَهُ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ	جب فتنے ظاہر ہوں اور ہر طرف بدینی پھیلنے لگے اور ایسے موقع پر عالم دین اپنا علم ظاہر نہ کرے اور

وَالْمَلٰٓئِکَۃِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ۔ لَا یَقْبَلُ اللّٰہُ مِنْہُ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا۔
(صواعق محرقہ ص۲ الملفوظ ج ۴ ص۲)

اپنی کسی مصلحت یا مفاد کی لالچ میں خاموش رہے۔ تو اس پر اللہ کی اور تمام فرشتوں کی اور سارے انسانوں کی لعنت ہے۔ اللہ نہ اس کا فرض قبول کرے گا اور نہ اس کی نفل۔

حضور کے راستہ پر نہیں

جو لوگ کہ مسلمانوں کو فتنوں میں پڑتے ہوئے دیکھ رہے ہیں کہ وہ بدمذہبوں اور مرتدوں کے یہاں شادی بیاہ کرکے گمراہ و مرتد ہو رہے ہیں اور اللہ و رسول جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ کے گستاخ بن رہے ہیں مگر وہ لوگ قدرت کے باوجود عوام میں مقبولیت حاصل کرنے، زیادہ سے زیادہ آمدنی ہونے یا اور کسی مفاد کے پیش نظر خاموش رہتے ہیں اور ایسی زبردست برائی کہ جس سے لوگ کفر و ارتداد میں مبتلا ہو جاتے ہیں منع نہیں کرتے وہ یقیناً حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے راستہ پر نہیں ہیں جیسا کہ ترمذی میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے حدیث شریف مروی ہے کہ خود نبی کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم ارشاد فرماتے ہیں

لَیْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ یَرْحَمْ صَغِیْرَنَا وَلَمْ یُوَقِّرْ

جو مسلمان ہمارے چھوٹوں پر مہربانی نہ کرے، ہمارے بڑوں کی تعظیم نہ

كَبِيْرَنَا وَيَأْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ۔	کرے، اچھی بات کا حکم نہ دے اور بری بات سے نہ روکے وہ ہمارے راستہ پر نہیں (مشکوٰۃ شریف ص۴۲۳)

اور ایسے لوگ نائب رسول نہیں صرف نام کے عالم ہیں۔ اس لئے کہ رسول لوگوں کو گمراہی و بد مذہبی سے بچانے اور ان کو صحیح راستہ پر چلانے کی فکر میں دن رات لگا رہتا ہے۔ لہٰذا جو عالم ان کے نقش قدم پر چلے اور ان کا راستہ اختیار کرے وہی نائب رسول ہے ورنہ دنیا کمانے کے لئے وہ صرف نام کا عالم ہے۔

سب سے کمزور ایمان والا

اچھی بات کا حکم دینا اور بری بات سے روکنا مسلمانوں پر واجب ہے جیسا کہ حضرت شیخ عبد الحق محدّث دہلوی بخاری علیہ الرحمۃ والرضوان تحریر فرماتے ہیں

امر معروف ونہی منکر واجب است باجماع امت۔ (اشعۃ اللمعات ج۴ ص۱۷۳)	اچھائی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا واجب ہے۔ اس پر امت کا اجماع ہے۔

لہٰذا اگر کوئی ہاتھ اور زبان سے برائی نہ روک سکے اور صرف دل سے برا جانے تو وہ سب سے کمزور ایمان والا ہے۔ جیسا کہ مسلم شریف میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

حدیث شریف مروی ہے کہ سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

مَنْ رَّأَى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهٖ فَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهٖ فَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهٖ وَذٰلِكَ اَضْعَفُ الْاِيْمَانِ۔ (مشکوٰۃ شریف ص۴۳۶)

جو شخص کوئی بات خلاف شرع دیکھے تو اسے اپنے ہاتھ سے روک دے۔ اور اگر ہاتھ سے روکنے کی قدرت نہ ہو تو زبان سے منع کرے۔ اور اگر زبان سے بھی منع کرنے کی قدرت نہ ہو تو دل سے برا جانے اور یہ سب سے کمزور ایمان ہے۔

بُرائی نہ روکنے پر عذاب

بہت سے مسلمان اس غلط فہمی میں مبتلا ہیں کہ اگر لوگ بُرا کام کر رہے ہیں تو وہ اس کا جواب دیں گے۔ ہم سے کیا غرض؟ اور یہ سوچ کر وہ خاموش رہتے ہیں کچھ نہیں بولتے۔ بلکہ بعض لوگ تو برائی روکنے والے کی مخالفت کرتے ہیں اور کہتے ہیں آپ سے کیا مطلب؟ حالانکہ اس برائی سے روکنا سب لوگوں پر لازم ہے۔ اگر قدرت کے باوجود نہیں روکیں گے تو سب پر عذاب نازل ہو گا۔ جیسا کہ ابن عدی کِندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث شریف

روایت ہے کہ حضور سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُعَذِّبُ الْعَامَّۃَ بِعَمَلِ الْخَاصَّۃِ حَتّٰی یَرَوُا الْمُنْکَرَ بَیْنَ ظَھْرَانَیْھِمْ وَھُمْ قَادِرُوْنَ اَنْ یُّنْکِرُوْہُ فَلَا یُنْکِرُوْا فَاِذَا فَعَلُوْا ذٰلِکَ عَذَّبَ اللّٰہُ الْعَامَّۃَ وَالْخَاصَّۃَ۔

اللہ تعالیٰ سب لوگوں کو بعض لوگوں کے عمل کے سبب عذاب نہیں دیتا مگر جب کہ وہ اپنے درمیان برے کام ہوتے ہوئے دیکھیں اور اسے روکنے کی طاقت رکھتے ہوئے نہ روکیں۔ اگر انھوں نے ایسا کیا تو خدائے تعالیٰ عام اور خاص سب کو عذاب دے گا۔

(مشکوٰۃ ص ۴۳۶)

یعنی اگر کچھ لوگ کوئی گناہ کریں تو اس کے سبب خدائے تعالیٰ دوسروں پر عذاب نہیں فرماتا لیکن برائی دیکھ کر چپ رہنا اور اسے نہ مٹانا ایسا گناہ ہے کہ اس کے سبب برائی کرنے والے اور چپ رہنے والے دونوں پر عذاب نازل فرماتا ہے۔ برائی کرنے والے پر برائی کے سبب اور چپ رہنے والوں پر چپ رہنے کے سبب۔

اور ترمذی شریف میں حضرت حُذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث شریف مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَتَاْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ

قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے تم ضرور

وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ اَوْلَيُوْشِكَنَّ اللّٰهُ اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ عِنْدِهٖ ثُمَّ لَتَدْعُنَّهٗ وَلَا يُسْتَجَابُ لَكُمْ۔

اچھی باتوں کا حکم کرنا اور برے کاموں سے منع کرتے رہنا۔ ورنہ عنقریب اللہ تعالیٰ تم پر اپنے پاس سے عذاب بھیج دے گا۔ پھر تم اس سے دعا کروگے تو تمہاری دعا قبول نہیں کی جائے گی۔

(مشکوٰۃ شریف ص۴۳۶)

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس حدیث شریف کی شرح میں تحریر فرماتے ہیں۔

یعنی عذابہا و بلاہائے دیگر بدعا احتمال دفع دارند۔ اما عذابے کہ برترک امر معروف و نہی منکر نازل می گردد احتمال رفع نہ دارد و دعا دراں مستجاب نبود۔

(اشعۃ اللمعات ج۴ ص۱۷۵)

یعنی دوسرے عذاب اور مصیبتیں دعا سے دور ہو سکتی ہیں لیکن اچھی بات کا حکم دینا اور بری بات سے روکنا چھوڑ دینے کے سبب جو عذاب نازل ہوگا وہ دور نہیں ہوگا اور دعا اس کے بارے میں قبول نہ ہوگی۔

اور ترمذی و ابن ماجہ کی حدیث ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ

اِنَّ النَّاسَ اِذَا رَاَوْا

لوگ جب کوئی براکام دیکھیں اور

مُنْكَرًا فَلَمْ يُغَيِّرُوْهُ يُوْشِكُ اَنْ يَّعُمَّهُمُ اللّٰهُ بِعِقَابِهٖ۔

اس کو نہ مٹائیں تو عنقریب خدائے تعالیٰ ان سب کو اپنے عذاب میں مبتلا کرے گا۔
(مشکوٰۃ شریف ص۴۳۶)

اور ابو داؤد و ابن ماجہ کی حدیث ہے۔ حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم کو فرماتے ہوئے سنا کہ

مَا مِنْ رَجُلٍ يَّكُوْنُ فِيْ قَوْمٍ يَّعْمَلُ فِيْهِمْ بِالْمَعَاصِيْ يَقْدِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْ يُّغَيِّرُوْا عَلَيْهِ وَلَا يُغَيِّرُوْنَ اِلَّا اَصَابَهُمُ اللّٰهُ مِنْهُ بِعِقَابٍ قَبْلَ اَنْ يَّمُوْتُوْا

کسی قوم کا کوئی آدمی ان کے درمیان گناہ کرتا ہو اور وہ اسے روکنے کی طاقت رکھتے ہوں مگر نہ روکیں تو خدائے تعالیٰ ان سب پر عذاب بھیجے گا اس سے پہلے کہ وہ مریں۔
(مشکوٰۃ شریف ص۴۳۷)

حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی بخاری علیہ الرحمۃ والرضوان اس حدیث شریف کے تحت لکھتے ہیں۔

ازینجا معلوم می شود کہ بہ ترک دادن امر معروف ونہی منکر عذاب در دنیا ہم برسد

اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ اچھی بات کے حکم دینے اور برائی سے روکنے کو چھوڑ دینے کے سبب

وعذاب آخرت باقی ست بخلاف گناہان دیگر کہ عقاب برآں در دنیا لازم نیست۔

دنیا میں بھی عذاب ہوگا اور آخرت میں بھی۔ بخلاف دوسرے گناہوں کے کہ دنیا میں ان پر عذاب لازم نہیں (اشعۃ اللمعات ج ۴ ص ۱۷۷)

بیہقی شریف میں حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا

اَوْحَی اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ اِلٰی جِبْرَئِیْلَ عَلَیْہِ السَّلَامُ اَنِ اقْلِبْ مَدِیْنَۃَ کَذَا وَکَذَا بِاَھْلِھَا فَقَالَ یَارَبِّ اِنَّ فِیْھِمْ عَبْدَکَ فُلَانًا لَمْ یَعْصِکَ طَرْفَۃَ عَیْنٍ قَالَ فَقَالَ اِقْلِبْھَا عَلَیْہِ وَعَلَیْھِمْ فَاِنَّ وَجْھَہٗ لَمْ یَتَمَعَّرْ فِیَّ سَاعَۃً قَطُّ۔

(مشکوٰۃ شریف ص ۴۳۹)

خدائے تعالیٰ نے جبریل علیہ السلام کو حکم فرمایا کہ فلاں شہر کو جو ایسا اور ایسا ہے اس کے باشندوں سمیت الٹ دو۔ جبریل علیہ السلام نے عرض کیا اے میرے پروردگار! ان باشندوں میں تیرا فلاں بندہ بھی ہے جس نے ایک لمحہ بھی تیری نافرمانی نہیں کی ہے۔ تو خدائے تعالیٰ نے فرمایا میں پھر حکم دیتا ہوں کہ اس پر اور کل باشندوں پر شہر کو الٹ دو اس لئے کہ اس کا چہرہ گناہوں کو دیکھ کر میری خوشنودی کے لئے ایک لمحہ بھی متغیر نہیں ہوا۔

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی بخاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس حدیث شریف کی شرح میں تحریر فرماتے ہیں۔ ایں گناہ عظیم ست و للہذا التقدیم کرد عَلَیۡہِ را بر عَلَیۡهِمۡ ـــــ یعنی گناہوں کو دیکھ کر خدائے تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے چہرہ کا رنگ نہ بدلنا بہت بڑا گناہ ہے اسی لئے اللہ تعالیٰ نے عَلَیۡہِ کو عَلَیۡهِمۡ پر مقدم کیا۔ یعنی اس نیک بندے پر عذاب دینے کا حکم پہلے فرمایا اور گناہ کرنے والوں پر عذاب دینے کا حکم بعد میں۔

(اشعۃ اللمعات ج ۴ ص ۱۸۳)

اور کسی کے چپ رہنے پر جبکہ لوگ یہ کہنے لگیں کہ فلاں تو اتنے بڑے عالم اور بزرگ ہیں مگر وہ کسی کو نہیں منع کرتے۔ ایک آپ ہی ہیں روکنے اور منع کرنے والے۔ کیا وہ عالم نہیں ہیں۔ اگر یہ بات غلط ہوتی تو وہ بھی ضرور منع کرتے ــــ اس صورت میں خاموش رہنے والے اور برائی کو دیکھ کر نہ روکنے والے پیر و مولوی اور زیادہ عذاب کے مستحق ہوں گے۔

طرح طرح کے فریب

آجکل اہلسنت و جماعت کے یہاں جلسے اور کانفرنسیں بہت ہوتی ہیں جن میں اکثر تقریریں صرف ڈرامائی اور رسمی ہوتی ہیں۔ ایمان

کے ڈاکو جس راستہ سے سنیوں کے گھروں میں گھس کر ان کے ایمان پر ڈاکہ زنی کر رہے ہیں اور سنیت کو بہت زبردست نقصان پہنچا رہے ہیں اس راستہ کو بند نہیں کرتے۔ یعنی بدمذہبوں کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے سے نہیں روکتے اور نہ ان کے یہاں شادی بیاہ کرنے سے منع کرتے ہیں بلکہ بعض مولوی اور پیر خود ہی ان کے یہاں رشتہ کر لیتے ہیں جسے سنی عوام سند بنا کر بدمذہبوں کے یہاں شادی بیاہ کرتے ہیں اور تھوڑے دنوں میں گھر کے گھر گمراہ و بدمذہب ہو جاتے ہیں۔

ان حالات میں اگر کہیں کوئی عالم دین اس برائی کے خلاف کچھ بولتا یا لکھتا ہے تو نصیحت قبول کرنے کی بجائے اس سے دشمنی کرتے ہیں اور طرح طرح کے فریب سے اس کی حق باتوں کا اثر زائل کر دیتے ہیں۔ لوگوں کو بہکاتے ہیں۔ نہ خود عمل کرتے ہیں اور نہ دوسروں کو عمل کرنے دیتے ہیں۔

کہیں کوئی اس کی حق گوئی کو عیب جوئی قرار دیتا ہے اور الٹے اسی کو گنہگار ٹھہراتا ہے۔ جبکہ پوشیدہ عیبوں کو تلاش کرنا عیب جوئی ہے اور جو برائی علانیہ کی جاتی ہو اس کے خلاف بولنا حق گوئی ہے عیب جوئی نہیں۔

اور کچھ لوگ کہتے ہیں کہ یہ غیبت ہے حالانکہ جو بُرائی کوئی کھلم کھلا کرتا ہے اس کا لوگوں میں ذکر کرنا غیبت نہیں۔ فقیہ اعظم ہند حضرت صدر الشریعہ علیہ الرحمۃ والرضوان تحریر فرماتے ہیں

جو شخص علانیہ برا کام کرتا ہو اور اس کو اس بات کی کوئی پرواہ نہیں کہ لوگ اسے کیا کہیں گے تو اس شخص کی اس بری حرکت کا بیان کرنا غیبت نہیں مگر اس کی دوسری باتیں جو ظاہر نہیں ہیں ان کو ذکر کرنا غیبت ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ جس نے حیا کا حجاب اپنے چہرہ سے ہٹا دیا اس کی غیبت نہیں (بہار شریعت حصہ ۱۶ بیان غیبت بحوالہ ردالمحتار)

اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ وہ عرس میں عورتوں کو آنے سے کیوں نہیں روک پاتے۔ یعنی جب وہ عالم دین عرس میں عورتوں کو آنے سے روکنے پر کامیاب ہو جائے گا تب وہ بدمذہبوں اور مرتدوں سے رشتہ نہیں کریں گے ورنہ ان کے یہاں وہ برابر شادی بیاہ کرتے رہیں گے۔

بریں دین و دانش بباید گریست

اور کچھ لوگ کہتے ہیں کہ وہ عالم بڑے حق گو ہیں تو اگر عورتوں کو مزار سے ہٹائیں۔ اے کاش! ایسے لوگ حق گوئی کا معنیٰ جانتے۔ اور اگر جانتے ہیں تو جاہل نہ بنتے کہ حق گوئی کا معنیٰ ہے حق بات کہہ دینا اس کے معنیٰ مزار سے عورت ہٹانا نہیں ہے۔

اور بعض لوگ یہ کہتے ہوئے نظر آتے ہیں کہ جب اس میں خود فُلاں فُلاں برائی پائی جاتی ہے تو وہ دوسروں کو برائیوں سے روکنے کا حق نہیں رکھتا — ایسے لوگوں کو معلوم ہونا چاہیئے کہ اس پر دو چیزیں واجب ہیں۔ خود برائیوں سے بچنا اور دوسروں کو بچنے کی تاکید کرنا۔ تو ایک واجب کے چھوٹنے سے دوسرے واجب کا چھوڑنا جائز نہیں۔ محقق علی الاطلاق حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی بخاری علیہ الرحمۃ والرضوان تحریر فرماتے ہیں۔

در وجوب امر بمعروف شرط نیست کہ آمر خود نیز فاعل باشد۔ وبے آں نیز درست ست زیرا کہ امر کردن نفس خود را واجب ست۔ و امر کردنِ غیر واجبے دیگر۔ اگر یک واجب فوت شود ترک واجب دیگر جائز نباشد۔ و آنکہ واقع شدہ کہ لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَالَا تَفْعَلُوْنَ بر تقدیر تسلیم کہ ورود آں در امر معروف و نہی منکر باشد مراد زجر

امر بالمعروف کے واجب ہونے میں خود آمر کا بھی عامل ہونا شرط نہیں بلکہ بغیر عمل بھی امر بالمعروف جائز ہے اس لئے کہ اپنے آپ کو امر بالمعروف کرنا واجب ہے اور دوسرے کو امر بالمعروف کرنا دوسرا واجب ہے۔ اگر ایک واجب چھوٹ جائے تو دوسرے واجب کا چھوڑنا ہر گز جائز نہ ہوگا۔

اور وہ جو قرآن مجید پارہ ۲۹ میں لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَالَا تَفْعَلُوْنَ آیا ہے۔ اگر اسے امر بالمعروف اور نہی

ومنع از نا کردن ست نہ از گفتن۔
(اشعۃ اللمعات ج ۴ ص ۱۷۳)

عن المنکر کے بارے میں تسلیم بھی کر لیا جائے تو عمل نہ کرنے پر زجر و توبیخ مراد ہے نہ کہنے پر۔

اور پھر تحریر فرماتے ہیں

دیگراں را امر و نہی کردن و خود بداں عمل ننمودن موجب عذاب ست۔ وایں بجہت عمل ننمودن ست نہ بجہت امر و نہی کردن کہ اگر ایں را ہم نہ کند مستحق تر می گردد آنرا بترک دو واجب۔

دوسروں کو امر و نہی کرنا اور خود اس پر عمل نہ کرنا موجب عذاب ہے۔ لیکن یہ عذاب عمل نہ کرنے کی وجہ سے ہے امر و نہی کی وجہ سے نہیں ہے۔ اس لئے کہ اگر امر و نہی بھی نہیں کرے گا تو دو واجب ترک کرنے کے سبب اور زیادہ عذاب کا مستحق ہو گا۔

(اشعۃ اللمعات ج ۴ ص ۱۷۵)

پھر کوئی معقول آدمی یہ بات ہرگز نہیں کہے گا کہ میں حق بات اس لئے نہیں قبول کروں گا کہ اس کا پیش کرنے والا خود اس پر نہیں چل رہا ہے۔ اس کی مثال بالکل ایسی ہے جیسے کوئی لوگوں سے حفظان صحت کے اصول بیان کرے اور سننے والے دیکھیں کہ یہ شخص خود حفظان صحت کے اصولوں پر عمل نہ کرنے کے سبب اپنی صحت برباد کر رہا ہے۔ تو وہ لوگ یہ نہیں کہہ سکتے کہ تم خود چونکہ ان

اصولوں پر عمل نہ کرنے کے سبب اپنی صحت خراب کر رہے ہو۔ اس لئے ہم حفظان صحت کے یہ اصول قبول نہ کریں گے۔ البتہ جسے عقل سے کوئی حصّہ نہ ملا ہو وہ ایسی بات کر سکتا ہے۔

حضرت شیخ سعدی علیہ الرحمۃ والرضوان تحریر فرماتے ہیں

گفتِ عالم بگوش جاں بشنو | ور نماند بگفتنش کردار
باطل ست آنکہ مدعی گوید | خفتہ را خفتہ کے کند بیدار
مرد باید کہ گیرد اندر گوش | ور نبشت ست پند بر دیوار

دُعا ہے کہ خدائے عزوجل سارے مسلمانوں کو اپنے محبوب پیارے مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور صحابۂ کرام و بزرگان دین کی سچی محبت عطا فرمائے اور ان کے دشمنوں سے دور رہنے کی توفیق رفیق بخشے۔ آمین بجاہ حبیبک سیّد المرسلین صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ وعلیہم اجمعین۔

تمّت

بعونہ تعالیٰ ثم بعون رسولہ الاعلیٰ جلّ جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

جلال الدّین احمد امجدی

۱۲ ربیع الآخر ۱۴۱۰ھ

۱۲ نومبر ۱۹۸۹ء

تعظیمِ نبی علیہ السلام

تصنیف فقیہ ملت مفتی جلال الدین احمد امجدی مدظلہ العالی۔

یہ کتاب ۳۵ مستند کتابوں کے حوالے سے تیار کی گئی ہے۔ جسمیں فقیہ ملت قبلہ نے ٹھوس دلائل سے ثابت کیا ہے کہ صحابۂ کرام، تابعین، تبع تابعین اور تمام علمائے متقدمین ومتاخرین نے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم کی ہے۔ اور فتح الباری شرح بخاری کے حوالہ سے لکھا ہے کہ چھ لاکھ حدیثوں کے حافظ امام بخاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی نبی کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم کی تعظیم کی ہے۔

خلاصہ یہ کہ مسئلۂ تعظیم پر یہ کتاب حرف آخر کی حیثیت رکھتی ہے۔ اسے پڑھنے کے بعد کوئی مسلمان تعظیم نبی سے انکار نہیں کرسکتا۔ کتاب کی افادیت مندرجہ ذیل فہرست مضامین سے ظاہر ہے۔

تعظیم کا معنیٰ، تعظیم کے درجے، تعظیم نبی کے بیان کا اہتمام، تعظیم کے مختلف طریقے، قرآن اور تعظیم نبی، صحابہ اور تعظیم نبی، تعظیم کیلئے معظم کا سامنے ہونا ضروری نہیں نسبت رسول کی تعظیم، حدیث رسول کی تعظیم، اولاد رسول کی تعظیم، تعظیم وتوہین کا مدار قیام تعظیمی اور علمائے اسلام، تعظیم نبی پر اعتراضات اور ان کے جوابات۔

عمدہ کتابت، فوٹو آفسیٹ طباعت، خوبصورت ٹائٹل۔ اچھا کاغذ۔

۹۶ صفحات۔ قیمت

کتب خانہ امجدیہ براؤں شریف ضلع سدھارتھ نگر (یوپی)

مرکز تربیت افتاء

دار العلوم امجدیہ اہل سنت ارشد العلوم

فقیہ اعظم ہند مصنف بہارِ شریعت حضور صدر الشریعہ علیہ الرحمۃ والرضوان کی یاد میں اور مناظر اعظم، رئیس التحریر حضرت علامہ ارشد القادری صاحب قبلہ دامت برکاتہم العالیہ کی سرپرستی میں فقیہ ملت مفتی جلال الدین احمد امجدی قدس سرہ العلیم القوی کا قائم کردہ پورے ملک میں اپنی نوعیت کا واحد ادارہ۔

دار الافتاء: جہاں فارغ التحصیل علماء کو فتویٰ نویسی کی تربیت دی جاتی ہے اور دو سالہ کورس مکمل کر لینے کے بعد مفتی کی سند و دستار سے نوازا جاتا ہے۔ نیز ملک اور بیرون ملک سے آئے ہوئے دینی سوالات کے جوابات دئے جاتے ہیں۔

دار القضاء: جہاں مسلمانوں کے مذہبی معاملات کے فیصلے کئے جاتے ہیں۔

درس نظامیہ: جہاں درس نظامیہ کی تعلیم باقاعدہ شروع ہو چکی ہے۔

شعبۂ حفظ و قرارت: جہاں تجوید کے ساتھ حفظ و قرارت، ناظرہ وغیرہ کا معقول انتظام ہے۔ لہٰذا ایسے عظیم اور منفرد شان کے حامل ادارہ کی امداد کرنا جو مسلمانوں کی شدید ضرورتوں کو پوری کر رہا ہے۔ آپکا دینی ملی اور اخلاقی فریضہ ہے اور آپ کے لئے بہترین صدقۂ جاریہ ہے جس کا ثواب انتقال کے بعد بھی آپ کو ملتا رہے گا۔

امداد کے طریقے

• دار العلوم کیلئے کمروں کی تعمیر کریں • پروگرام کی توسیع کیلئے زمین کی خریداری میں حصہ لیں۔ • اپنے والدین وغیرہ کے ایصال ثواب کے لئے لائبریری میں کتابیں وقف کریں • مفتی بننے والے علماء کے طعام اور وظیفہ کی ذمہ داری قبول کریں • اپنے حلقۂ اثر میں ادارہ کا تعارف کرائیں اور امداد کی درخواست کریں۔

رابطہ: مینجر دار العلوم امجدیہ اہلسنت ارشد العلوم اوجھاگنج ضلع بستی۔ یوپی پن: ۲۷۲۱۳۱